تار کا پتہ "الفضل قادیان"

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۱۹

موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو کب تک اس ضلع میں رکھا جائیگا

(۳)

سرکاری افسروں کا ایک مقام سے دوسرے مقام کو تبادلہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ آئے دن اس قسم کے تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔ اور خاص کر جب کسی ذمہ وار افسر کے متعلق پبلک کے ایک حصہ کو اہم شکایات پیدا ہو جائیں۔ اور اس کے تبادلہ کا مطالبہ کیا جائے۔ تو اس عہدہ کے متعلق اعتماد کو بحال رکھنے کے لئے عام طور پر اسے بدل دیا جاتا ہے۔ اس کی تازہ مثال لاہور کے سٹی مجسٹریٹ سردار زیندر سنگھ صاحب کے متعلق مل سکتی ہے۔ جب مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں مسلمانان لاہور کو ان کے متعلق شکایت پیدا ہوئی۔ اور ان کے تبادلہ کا مطالبہ کیا۔ تو آخر حکومت کو انہیں تبدیل کرنا پڑا۔ چنانچہ آج کل وہ دہلی میں ہیں۔ اور ان کی جگہ سردار عبدالصمد خان صاحب لاہور کے سٹی مجسٹریٹ ہیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ افسروں کے تبادلہ کی ایک کافی وجہ ان کے خلاف پبلک کی معقول شکایات بھی ہیں۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے متعلق ہماری شکایات جو نہایت وزنی ہیں۔ اور جو ایک عرصہ سے پیش کی جارہی ہیں۔ ان کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اور اس وقت نہیں کی جارہی۔ جب کہ پنجاب میں ہز ایکسی لینسی سر ایمرسن ایسا بیدار مغز گورنر حکومت کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ماتحت عملہ ہماری شکایات کو حکام بالا تک پہنچنے نہیں دیتا۔ اس وجہ سے آج ہم مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اخبار کے ذریعہ گورنر صاحب بہادر پنجاب کو توجہ دلائیں۔

ان امور کے علاوہ جن کا گزشتہ پرچوں میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ چند اور واقعات بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے پوری طرح ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا تعلق جہاں تک جماعت احمدیہ سے ہے۔ وہ اپنا اعتماد قطعاً کھو چکے ہیں۔ اور جب تک وہ اس حلقہ میں رہیں گے۔ جماعت احمدیہ مختلف اطراف سے پیش آنے والی تکالیف کی بڑی وجہ ان کی موجودگی سمجھتی رہے گی۔

قادیان کی عیدگاہ جس کا گزشتہ پرچہ میں ذکر آچکا ہے۔ اس کے متعلق احرار نے جب خواہ مخواہ اور سینہ زوری سے جھگڑا پیدا کر دیا۔ اور پولیس نے مزاحمت کرنے والوں کے ساتھ ہی احمدیوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ تو ۳۰۔ جون ۱۹۳۵ء کو ڈپٹی کمشنر صاحب اس کا موقعہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور آریہ ہائی سکول میں ٹھہرے۔ اس وقت چاہئے تو یہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کو بھی اطلاع دی جاتی۔ اور اس کے نمائندوں کو ساتھ لے کر موقعہ کا معائنہ کیا جاتا۔ لیکن ہمیں تو بالکل ناواقف رکھا گیا۔ اور آریوں کے علاوہ کہ ان کے تو آپ مہمان ہی تھے۔ احراریوں کو بھی ملاقات کا شرف بخشا گیا۔ اور انہی کے ہمراہ موقعہ دیکھ کر چلے گئے۔

یہ صبح کے وقت ہوا۔ اس کے بعد اسی دن دوپہر کو احراریوں نے یہ عجیب و غریب ڈھنڈورا پٹوا دیا۔ کہ چونکہ ان کی مسجد تنگ ہے۔ اور گرمی کا موسم ہے۔ اس لئے آج مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے لوگ ریتی چھلہ کے میدان میں جمع ہو جائیں۔ چنانچہ شام کو ۱/۲ ۳۰ بجے احراری شاملات دیہہ کے ایک قطعہ میں جمع ہو گئے۔ اور پولیس بھی پوری تیاری کے ساتھ یعنی لاٹھیاں اور ہتھکڑیاں لے کر وہاں پہنچ گئی۔ اس کے بعد کچھ دنوں تک وہاں احراری نہ صرف مغرب کے وقت جمع ہوتے رہے۔ بلکہ جلسے کر کے سخت اشتعال انگیز تقریریں بھی کرتے رہے۔

اس تمام فتنہ پردازی کے دوران میں نہ صرف انہیں کسی نے روکا نہیں۔ بلکہ پولیس معہ ساز و سامان ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے پاس موجود رہتی۔ اور اسی کی شہہ پر وہ روز بروز شرارت میں بڑھتے گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے وہاں دھینگا مشتی سے عمارت بنانے کے لئے بنیادیں کھود لیں۔ اور اینٹیں بھی ڈلوا دیں۔

اس معاملہ کے متعلق جب یہ دیکھا جائے۔ کہ اس دن ڈپٹی کمشنر صاحب کے آنے اور احرار کے ساتھ ملاقات کرنے کے سوا اور کوئی امر ایسا وقوع پذیر نہیں ہوا تھا۔ جو احرار کی اس حرکت کا باعث بن سکتا۔ تو یہ سمجھنے کی گنجائش موجود ہے۔ کہ احرار نے یہ نیا قدم ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایما یا استصواب سے اٹھایا یا کم از کم جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنے متعلق ان کے رویہ کو دیکھ کر اٹھایا۔ ورنہ جہاں وہ ۲۹۔ جون تک مغرب کی نماز پڑھتے رہے۔ وہاں ۳۰ جون کو آگ نہیں برسنے لگ گئی تھی۔ کہ اس کی تپش ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ اور وہ بے تاب ہو کر کھلے میدان کی طرف بھاگ نکلے تھے اور نہ ۳۰ جون کو ان کی تعداد میں کوئی خاص اضافہ ہو گیا تھا۔ جس کے باعث پہلی جگہ ان کے لئے ناکافی ہو گئی تھی۔ اس دن انہیں جو غیر معمولی چیز حاصل ہوئی۔ وہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی ملاقات ہی تھی۔ اور ہمارے نزدیک اسی نے ان کے اندر اتنی جرأت اور بے باکی پیدا کر دی۔ کہ انہوں نے شرارت کی ایک نئی راہ نکال لی۔

ان ایام کا ایک نہائت ہی المناک اور درد انگیز واقعہ جو تاریخ احمدیت کے صفحات پر خون کے حروف سے لکھا گیا۔ وہ ہے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر احرار نے قادیان کے ایک کمینہ گداگر سے حملہ کرایا۔ اس قسم کی کمینگی کے ارتکاب کی خبریں ہمیں ایک عرصہ سے مل رہی تھیں۔ اور ہم نے ذمہ دار حکام کو توجہ دلانے کے لئے اخبار میں یہ لکھ بھی دیا تھا۔ کہ "نہائت ادنیٰ طبقہ کے احراری علی الاعلان یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں۔ کہ احمدیوں کی واجب الاحترام ہستیوں کے گلے پڑ جاؤ۔ اور ان کی تذلیل کرو۔ تاکہ فساد کھڑا ہو" (ملاحظہ ہو الفضل ۱۸ جون ۳۵ء) لیکن باوجود اس کے انتظامی لحاظ سے ضلع گورداسپور کے سب سے زیادہ ذمہ دار افسر نے ذرہ بھر بھی توجہ نہ کی۔ حتیٰ کہ اس سے اتنا بھی تو نہ ہوا۔ کہ وہ پولیس جس کا ایک بڑا افسر قادیان میں احرار کی حفاظت کے لئے وقف کر دیا گیا تھا۔ وہ پولیس جس کا پہرہ احراریوں کی دوکان کی پھٹیوں پر لگایا جاتا رہا۔ اور پھر وہ پولیس جو جماعت احمدیہ کی نہائت ہی معزز اور مکرم ہستی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے اوباش کی حفاظت کے لئے اس کے مکان کا بھی پہرہ دیتی رہی۔ اور دن رات اس کے ساتھ ساتھ سایہ کی طرح پھرتی رہی۔ اسے یہ ہدایت کر دی جاتی۔ کہ احرار کے متعلق خیال رکھا جائے۔ کہ ان میں سے کوئی ان منصوبہ بازیوں کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ جو جماعت احمدیہ کے سرکردہ افراد پر حملہ کرنے کے متعلق وہ کر رہے ہیں۔ اگر ذمہ دار افسر اپنے وسیع ذرائع معلومات کے باوجود اس امر سے ناواقف تھے تو الفضل میں اعلان ہو جانے کے بعد وہ ناواقف نہیں رہ سکتے تھے۔ مگر پھر بھی کوئی توجہ نہ کی گئی اور اس قدر لاپرواہی سے کام لیا گیا۔ کہ حملہ آور کو عین اس رستہ میں حملہ کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جو سب سے زیادہ آباد ہے۔ اور جسے کثرت سے احمدی آمدورفت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ قادیان میں احمدیوں کو احرار کے جور و تشدد اور ان کے ظلم و ستم سے بچانے کے متعلق کسقدر غفلت دکھائی گئی۔ اور اس کی ساری ذمہ داری ضلع کے سب سے زیادہ ذمہ دار حاکم ڈپٹی کمشنر صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں ذرہ بھر بھی تامل نہیں کہ اگر اس قسم کا حادثہ کسی اور قوم کو پیش آتا یا جماعت احمدیہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر قسم کے جور و ستم کو برداشت کرنے کی کڑی پابندی عائد نہ ہوتی۔ تو ایسا خوفناک نتیجہ رونما ہوتا۔ جس کے متعلق اندازہ لگانا بھی محال ہے۔ جماعت احمدیہ نے لہو کے گھونٹ پی کر رشتہ صبر و قرار ہاتھ سے نہ دیا۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ان کے قلوب میں اس کے متعلق احساس بھی نہیں۔ آج بھی اس کی یاد ہر ایک احمدی کو تڑپا دینے۔ اور اپنی جان سے بیزار کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اور ہمیشہ اسکی ٹیس جگر میں باقی رہے گی جس افسر کے عہد میں اور ہمارے نزدیک جس کی سہل انگاری اور لاپرواہی کی وجہ سے جماعت احمدیہ پر اتنا بڑا ظلم و ستم کا پہاڑ توڑا گیا۔ اس کے متعلق ہمارے جو جذبات ہو سکتے ہیں۔ اور ہمیں اس سے آئندہ جو توقعات ہو سکتی ہیں۔ ان کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تا حال اسے کسی اور ضلع میں بھیجکر اس کی بجائے کسی ایسے افسر کا تقرر نہیں کیا گیا۔ جو تدبر، دوراندیشی اور حسن انتظام کی قابلیت رکھتا ہو۔

کہا جاتا ہے کہ جس افسر کے تبادلہ کا پبلک کی طرف سے مطالبہ کیا جائے۔ اسے تبدیل کرنے میں حکومت اپنی سبکی محسوس کرتی ہے۔ اول تو یہ کوئی ایسا کلیہ نہیں۔ جس کی استثناء نہ ہو۔ لاہور کے سٹی مجسٹریٹ کا تبادلہ ایک تازہ مثال موجود ہے۔ دوسرے ایک ایسے افسر کو جس کے متعلق جماعت احمدیہ کے جذبات اس درجہ مجروح ہو چکے ہیں۔ کب تک حکومت اسی ضلع میں بٹھائے رکھے گی۔ کبھی نہ کبھی اسے تبدیل کرنا ہی پڑے گا۔ اور جب بھی تبادلہ کریگی۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ ہم نے اس کے تبادلہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جسے جلد یا بدیر حکومت کو منظور کرنا پڑا۔ پس جب تبادلہ کسی نہ کسی وقت کرنا ہی ہوگا تو کیوں نہ ابھی کر دیا جائے۔ تاکہ حالات جس قدر بگڑ چکے ہیں۔ اس سے زیادہ نہ بگڑنے پائیں۔ پس ہم حکومت پنجاب اور ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کے تدبر اور انصاف پسندی سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے اس مطالبہ کی طرف جو ہم نے انتہائی طور پر مجبور ہو جانے کے بعد کیا ہے ضرور توجہ فرمائیں گے۔ اور موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو جلد سے جلد اس ضلع سے تبدیل کر دیا جائیگا۔

یوم التبلیغ کے لئے مفید ترین ٹریکٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مضمون تحریر فرمائینگے

۲۹ مارچ کو غیر مسلموں میں تبلیغ کا دن ہے۔ اس موقعہ پر انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کا پہلا ٹریکٹ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس ٹریکٹ کا مضمون انشاء اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز رقم فرماویں گے۔ یہ ٹریکٹ بکثرت شائع ہوگا۔ احباب اور جماعتیں اس اعلان کو دیکھتے ہی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں۔ فی سینکڑہ ایک روپیہ قیمت ہوگی۔ جو آرڈر کے ہمراہ آنی چاہیئے۔ جو دوست انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں گے۔ ان کو یہ ٹریکٹ بھی دیگر ماہواری ٹریکٹوں کی طرح بیس عدد ارسال کئے جائیں گے۔ ممبری کے لئے سالانہ چندہ اڑھائی روپے یکمشت ادا کرنا ضروری ہے۔ تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔

(سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام - قادیان)

"میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

عدل و انصاف کا تھا عہد نہ یہ جور کا وقت	خوش نصیبوں کو ملا کرتا ہے اس طور کا وقت
غور کر غور کہ ہے نیر ہی غور کا وقت	"وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت"

"میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

متین نیچی

یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنیکے لئے بہترین ٹریکٹ

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت بکڈپو نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نہایت موثر، مفید اور دلآویز مضمون ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس میں حضور نے اسلام کی خصوصیات رقم فرمائی ہیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ یہ ٹریکٹ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر غیر مسلموں میں تقسیم کریں۔ انشاء اللہ بہترین نتائج نکلیں گے ٹریکٹ کا نام "خصوصیت اسلام" ہے حجم ۲۴ صفحہ اور قیمت ڈیڑھ روپیہ سینکڑہ۔ توقع ہے کہ دوست اپنے اپنے آرڈر جلد سے جلد بھجوا دینگے تاکہ وقت مقررہ سے پہلے انہیں مل سکیں۔

(خاکسار ملک فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان)

تجاروں اور معماروں کے لئے عمدہ موقع

نجاری اور معماری کا کام جاننے والے مخلص احمدی نوجوان جو ہندوستان سے باہر جا کر کام کرنا چاہیں۔ وہ فوراً اپنے نام مع مفصل پتہ کے بھیجدیں۔ قریباً دو سو روپیہ کرایہ وغیرہ پر خرچ ہوگا۔ لیکن آمد انشاء اللہ اچھی ہوگی۔ بعض کو ابتدائی خرچ کے لئے نصف رقم بطور قرض بھی دی جاسکتی ہے۔ جسے وہ ملازمت کے پہلے چھ ماہ کے اندر اندر واپس دینے کے پابند ہونگے۔ جو لوگ جانے کے لئے تیار ہوں۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین قادیان

انصار اللہ کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ پتوں کی چٹیں نئی چھپنے والی ہیں۔ اس لئے سیکرٹری صاحبان انصار اللہ بہت جلد اپنے مفصل پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اگر کوئی تبدیلی ہو۔ تو اس کی اصلاح کر لیجائے۔

ڈاکٹر اقبال کی پنڈت جواہر لال نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

مسئلہ بروز اور اس کی حقیقت

(۷)

یہ امر واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کسی کتاب کسی رسالہ اور کسی گفتگو میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں۔ بلکہ خاتم النبیین آپ خود ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اقبال نے اس کھلی اور روشن حقیقت کو کئی قسم کے غلط پردوں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے یہ افترا پردازی کی ہے۔ کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت سے انکار کرتے ہوئے اپنے آپ کو خاتم النبیین کے طور پر پیش کیا ہے۔

خود تراشیدہ افترا

جب تعصب کسی انسان کی آزادیٔ فکر کو سلب کر لیتا ہے۔ تو وہ اس تگ و دو میں مصروف ہو جاتا ہے۔ کہ اپنے اختراع کردہ نظریہ کو درست ثابت کر سکے۔ ڈاکٹر اقبال نے بھی یہ غلط نظریہ قائم کرتے ہوئے کہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نعوذ باللہ خاتم النبیین ہونے کے مدعی ہیں کوشش کی ہے کہ اپنے اس نظریہ کو درست قرار دیں۔ اور پھر اس کا رد کر کے اپنی شانِ عالمانہ کا مظاہرہ کریں۔ چنانچہ متذکرہ الصدر امر کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں:۔

"وہ اپنے آپ کو پیغمبر اسلام کا بروز قرار دے رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بروز کی خاتمیت خود پیغمبر اسلام کی خاتمیت ہے اور اس قسم کی توجیہ سے اس کے نزدیک گویا مفہوم خاتمیت پر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا"

اگر ڈاکٹر اقبال اس اصل کو تسلیم کرتے ہوں کہ جو شخص کوئی دعوےٰ کرے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق دلائل بھی پیش کرے تو ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے اپنی کونسی کتاب میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ

"بروز کی خاتمیت خود پیغمبر اسلام کی خاتمیت ہے" اگر کہیں نہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب کی اتنی دیدہ دلیری پر شرمانا چاہیئے۔

بروز اور اصل میں کامل اتحاد

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بروزِ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے لیکن اس مسئلہ کا اپنی کئی کتب میں ذکر فرماتے ہوئے اس کی تشریح بھی کی ہے۔ جو یہ ہے کہ وجود بروزی ہر پہلو سے اپنے اصل کی تصویر دکھلاتا۔ اور اصل میں فنا ہو کر اس کے چہرہ کو روشن کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے وجود کو بالکل مٹا دیتا ہے۔

اس صورت میں جس طرح بروزی طور پر محمد اور احمد نام رکھا جانے سے دو محمد اور دو احمد مراد نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی۔ کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ نہیں۔ کہ اس کی وجہ سے خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں بیان فرماتے ہیں:۔

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرتِ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے۔ بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو"

پھر فرماتے ہیں:۔

"خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا۔ تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا۔ جو خاتم النبیین پر ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفیٔ غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو۔ تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے"

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد جو در حقیقت خاتم النبیین تھے۔ مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ صلے اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا۔ نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا۔ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا"

مہدیٔ موعود کا خلق و خلق میں رسول کریمؐ کا ہمرنگ ہونا

مسئلۂ بروز کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس حدیث سے بھی فرمائی ہے کہ مہدی موعود [illegible] خلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمرنگ ہوگا۔ اس کا نام آپ کے نام کے مطابق ہوگا اور اہل بیت میں سے ہوگا۔ بلکہ بعض حدیثوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ مجھ میں سے ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتلایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تمام ارشادات اسی امر کی طرف تھے۔ کہ مسیح موعود روحانیت کی رو سے آپ کی روح کا روپ ہوگا اور فرزندوں کی طرح آپ کا وارث ہوگا۔ آپ کے نام کا وارث آپ کے خلق کا وارث۔ آپ کے علم کا وارث آپ کی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے آپ کی تصویر اپنے اندر دکھلائے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہر پہلو سے اپنے اصل کے کمالات اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ اس لحاظ سے "نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام"

(ایک غلطی کا ازالہ)

موردِ بروز نفیِ وجود کا حکم رکھتا ہے

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر اقبال کے زعم باطل کے مطابق یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ "بروز کی خاتمیت خود پیغمبر اسلام کی خاتمیت ہے۔" اور یہ کہ اس طرح آپ کے نزدیک "گویا مفہوم خاتمیت پر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا" بلکہ اس کے بالکل الٹ آپ کا دعویٰ یہ تھا کہ آپ کا بروزی طور پر نبی اور رسول ہونا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی اس لئے نہیں کہ "موردِ بروز حکم نفیِ وجود کا رکھتا ہے"

اور یہ کہ اس طرح "محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی" کیونکہ جب بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوت محمدیہ کے آپ کے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر آپ کونسے الگ انسان ہوئے ...

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

بستی رندان (ضلع ڈیرہ غازیخان)

چاہ کلو کھوں (ضلع ڈیرہ غازیخان) کے دو معزز زمینداروں کے احمدیت قبول کر لینے پر معاندین نے سخت مخالفت شروع کر دی پہلے انہوں نے وفد کی صورت میں ان کے پاس جا کر انہیں احمدیت سے منحرف کرنے کی کوشش کی۔ مگر جب اس میں ناکامی ہوئی تو ایک شخص احمد خاں رئیس تحصیل جامپور اور میاں محمد یار ذیلدار نے تمام ضلع میں دورہ کر کے لوگوں کو احمدیت کے خلاف بھڑکایا۔ اور چندہ جمع کر کے سائیں لال حسین ایسے پھکڑ مولوی منگوا کر جلسے منعقد کرائے ۲۲-۲۳ فروری کو جب ان کا جلسہ ہوا۔ تو ہم نے بھی بستی رنداں میں اپنے جلسے کا انتظام کیا۔ اور لال حسین کو پیغام بھیجا کہ ہم ان سے تبادلہ خیالات کرنے اور ان کے اعتراضوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کا تو کوئی جواب نہ دیا گیا۔ البتہ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ جن دو اصحاب کو وہ احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ ان کے جلسہ میں نہیں گئے تو انہوں نے بارہ مسلح آدمیوں کو انہیں بیزا پکڑ کر لانے کے لئے بھیجا۔ اور انہوں نے ان کے گھروں پر جا کر حملہ کر دیا۔ اور انہیں نہایت بے رحمی سے زد و کوب کیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک بیہوش ہو کر گر گیا۔ دونوں کے سر کے بالوں کو پکڑ کر گھسیٹتے رہے۔ ان کے بچوں کو زد و کوب کیا۔ پولیس نے موقع پر پہونچ کر بیانات قلمبند کئے۔ اس کے بعد انہیں ہسپتال پہونچایا۔ اب مقدمہ چل رہا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ بعض افسر مقدمہ کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس سے شریر اور فتنہ پرداز زیادہ دلیر ہو رہے ہیں۔ مخالفین کے مظالم اور ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے صبر و استقلال کو دیکھ کر اس وقت تک ۱۸۔ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ (خاکسار عبدالقادر مولوی فاضل بستی رنداں)

برہمن بڑیہ (بنگال)

۲۳ فروری کو موضع بھادوگر شمالی میں ایک احمدی دوست کے مکان پر تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ قریباً دو گھنٹے بنگلہ اور اردو میں تقریریں کی گئیں۔ اسی رات موضع بھادوگر جنوبی میں خاکسار نے تقریر کی۔ جس کا مولوی عزیز الدین صاحب نے ترجمہ کیا۔ دوسرے دن ایک تعلیم یافتہ شخص کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔

۲۴ فروری کو مولوی عبدالرحمن صاحب نے جو بنگال کے رہنے والے اور دیوبند اور دوسری درسگاہوں کے تعلیم یافتہ ہیں۔ اور ایک عرصہ تک احمدیت کی مخالفت کرنے کے بعد بیعت کر چکے ہیں۔ ایک مولوی تاج الاسلام صاحب سے برہمن بڑیہ کے بازار میں مباحثہ کیا ۲۶ فروری موضع ناٹائی میں تقریر کی گئی۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نے ایک غیر احمدی ملا سے نصف گھنٹہ تک مباحثہ کیا۔ ۲۷ فروری برہمن بڑیہ شہر میں تبلیغی دورہ کر کے ایک دکان پر قریباً دو گھنٹہ تک لوگوں میں تبلیغ کی گئی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ ۲۸ فروری کو پھر موضع ناٹائی میں جا کر تبلیغ کی۔ (خاکسار قریشی محمد حنیف آنریری مبلغ)

تحصیل شکر گڑھ (ضلع گورداسپور)

محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ تحصیل شکر گڑھ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حافظ فتح محمد صاحب آف نڈالہ کی کوششوں سے تحصیل شکر گڑھ میں انجمن احمدیہ قائم ہو گئی ہے۔ جس کا مقصد تحصیل میں تبلیغی جلسے منعقد کرنا ہے۔ چنانچہ ہر سال ایک یا دو جلسے منعقد کئے جایا کریں گے۔ اس سال تبلیغی جلسہ کے لئے ۳۰ و ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

نارووال

۲۹ فروری میلہ مویشیاں نارووال میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ سامعین میں ہر مذہب و ملت کے افراد موجود تھے۔ اس موقع پر احرار نے شرارت کرنی چاہی۔ اور لوگوں کو تقریریں سننے سے منع کیا۔ لیکن انہیں ذلیل اور نامراد ہونا پڑا۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد الدین)

مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

حال میں ایک عیسائی مشنری سے وفات مسیح ناصری اور الوہیت مسیح کے مسائل پر بحث کی گئی۔ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شیخ محمد عنایت اللہ صاحب اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امکان نبوت اور وفات مسیح ناصری پر تقریریں کیں۔ بعض لوگوں نے اعتراضات کئے جن کے مفصل جواب دیئے گئے۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کی قیادت میں ایک تبلیغی وفد مرتب کیا گیا۔ جس نے کاموں کے۔ گھنگھوڑے اور موضع تتلے عالی کا دورہ کیا۔ تتلے عالی میں دو اجلاس منعقد کئے گئے جن میں خاکسار نے وفات مسیح ناصری۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب نے امکان نبوت پر اور شیخ محمد عنایت اللہ صاحب انور نے صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوعات پر تقریریں کیں مسلم و غیر مسلم اصحاب کثرت سے شریک ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے ان پر اچھا اثر ہوا۔

(خاکسار محمد بشیر آزاد)

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء جماعت احمدیہ سیالکوٹ

پہلا اجلاس زیر صدارت جناب میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے

۲۹ مارچ ساڑھے نو بجے صبح تلاوت اور نظم کے ساتھ جلسہ شروع ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اہل جماعت احمدیہ کی نظر میں (۱۰½ سے ۱۱½) حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

مسئلہ جہاد (۱۱½ سے ۱۲½ تک) چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت چوہدری اسداللہ خان صاحب بار ایٹ لاء ایم ایل سی لاہور ۳ بجے شروع ہوگا۔ تلاوت اور نظموں کے بعد حسب ذیل لیکچر ہونگے:

کرشن اوتار کی آمد ثانی از ہندو کتب (۵ بجے سے ۶ بجے تک) جناب حافظ محمد عمر صاحب مولوی فاضل

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات۔ جناب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل

تیسرا اجلاس زیر صدارت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تلاوت اور نظم کے بعد ۹½ بجے شروع ہوگا۔ اور حسب ذیل لیکچر ہونگے:

صداقت انبیاء کے معیار (۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک) جناب مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ بلاد اسلامیہ

دنیا کا آئندہ مذہب صرف اسلام ہوگا (۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک) جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی

۳۰ مارچ پہلا اجلاس زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور ہوگا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد ۱۰½ بجے سے حسب ذیل لیکچر شروع ہونگے:

آئمہ اہل بیت کا مقام (۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک) جناب فاضل اجل مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

مسئلہ کفر و اسلام میں احمدیت کا نقطہ نگاہ (۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک) جناب مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ بلاد اسلامیہ

دوسرا اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری ہوگا۔

جس میں تلاوت اور نظموں کے بعد حسب ذیل لیکچر ہونگے:

جماعت احمدیہ اور احرار (۴ بجے سے ۵ بجے تک) جناب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل

جماعت احمدیہ کا سیاسی نقطہ نگاہ۔ (۵ بجے سے ۶ بجے تک) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

تیسرا اجلاس زیر صدارت جناب شیخ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ہوگا۔

ختم نبوت کے قطعی معنے (۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک) ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی

قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان (۱۰½ سے ۱۱½ بجے تک) چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل

نوٹ:- (۱) دوران تقریر میں کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۲) مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا (۳) بیرونجات کے احباب کے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔

(خاکسار۔ ڈاکٹر محمد الدین اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ)

حبشہ کے میدان جنگ کے چشم دید حالات

اطالیہ کی وحشیانہ حرکات } زہریلی گیسوں کا استعمال ہسپتالوں پر بمباری

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

بمباری کے زخمی اور مقتول

ہم بڑی مشکل سے لمبا سفر طے کر کے اس مقام پر جس کا نام قران یا قرام ہے پہونچے یہ مقام مقالے سے قریب چالیس پچاس میل دور ہوگا۔ جو اطالیہ کے قبضہ میں ہے۔ اور جس مقام سے حبشی افواج پسپا ہو چکی ہیں۔ بلا بمباری ہو رہی ہے۔ ہمارے یہاں پہونچنے سے ایک دو روز قبل جیسا کہ معلوم ہوا ہے اطالین ہوا باز آتے رہے۔ اور قریباً ہزار بم پھینکے گئے۔ سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اور بہت سے بیچارے غریب گاؤں کے آدمی مارے گئے میرے نزدیک زخمی اور اموات کی تعداد صرف اس جگہ دو سو سے اوپر ہوگی۔ ہم روزانہ قریباً تیس چالیس زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے ہیں۔

حفاظت و آمد و رفت کے ذرائع

پہاڑوں میں غاریں بنالی گئی ہیں۔ جن میں حبشی سردار چھپے رہتے ہیں۔ ان دنوں سردی اور دھند زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے ہوا باز کام نہیں کر سکتے۔ سڑک ڈیسی سے آگے قران تک بن رہی ہے۔ ممکن ہے دو تین ہفتہ تک تیار ہو سکے۔ جس سے عدیس آبابا سے قران تک جو میدان جنگ سے قریب ترین پڑاؤ ہے۔ آلے بآسانی پہونچ سکیں گے۔ ابی سینیا کی افواج گھات میں ہیں۔ اور اچانک حملہ پر زیادہ مشق رکھتی ہیں۔ نیز بارش جب شروع ہو۔ تب ان کا داؤ زیادہ چلیگا۔

ابی سینیا کے دیہاتی

کئی جگہ راستے میں عورتیں دودھ۔ گھی وغیرہ بیچنے کے لئے آتی ہیں۔ بہت ان میں سے روپیہ پیسہ سے ناواقف ہیں۔ لہذا وہ کارتوس لے کر یا نمک لے کر خوردنی اشیاء فروخت کرتی ہیں۔ ایک کارتوس سے یا ایک پاؤ نمک سے ½ سیر گھی مل سکتا ہے۔ ان لوگوں کے پاس ہر گاؤں میں اسلحہ بکثرت ہیں۔

ہوائی جہازوں سے بچنے کا طریق

ہم پہاڑ کے عقب میں غاروں میں اپنے بیماروں زخمیوں کی مرہم پٹی کر رہے ہیں۔ اطالین ہوائی جہاز روزانہ صبح و شام منڈلاتے ہیں۔ اور مشین گن اور بم باری سے سینکڑوں نفوس کو زخمی کر جاتے ہیں۔ لیکن حبشی افواج بھی ہوائی جہاز کی آواز سن کر جلدی جلدی پہاڑوں جھاڑیوں کی اوٹ میں اور غاروں میں چلی جاتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہم نے چند روز میں ایک سو سے زیادہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور اپریشن کئے۔ بعض کے عضو ٹانگ وغیرہ قطع کرنے پڑے۔ ورماہ میں ہم نے ۵۰۰ بیماروں زخمیوں کا علاج کیا۔

جان بوجھ کر خالص صلیب احمر پر حملہ

افسوس کی بات یہ ہے کہ خاص طور پر ریڈ کراس Red Cross صلیب احمر کے سرخ بڑے بڑے جھنڈے جو زخمیوں کے ہسپتال کی نشانی ہوتے ہیں۔ بڑی بُری طرح جان بوجھ کر بمباری سے دھوآں دھار کیا گیا۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوا۔ تین روز ہوائی جہاز نے قریب آکر ہمارے ہسپتالوں کا معائنہ کیا۔ اور جائزہ لیا۔ ہم نے کہا کہ یہاں بم نہیں پھینکے گا۔ لیکن افسوس کہ بیماروں کے خیمے اور ہمارے ہسپتال کے جھنڈے کو بُری طرح سے بذریعہ مشین گن اور بم اڑا دیا گیا۔ اور زخمیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ دوسری مرتبہ بلکہ تیسری مرتبہ اطالین ہوائی جہازوں نے ہسپتال پر جان بوجھ کر حملہ کیا۔ جس کی رپورٹ بذریعہ ریڈیو ٹیلیگرام عدیس آبابا اور لیگ آف نیشنز کو کی گئی۔

ڈاکٹر خطرہ میں

ہماری جانیں خطرہ میں ہیں۔ ہمارے اوپر ہوائی جہاز عین سر پر بمباری کرتے۔ اور ہم پہاڑ کی کھو میں جہاں کچھ بچاؤ ہو سکتا ہے۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے ہیں۔ ہمارے سروں پر سے توپ کے گولے گذرتے ہیں۔ اور روزانہ ایسا ہوتا ہے۔ آجکل بارش نہیں ہوتی۔ اس لئے جنگ جاری ہے۔ رات کو حبشی افواج حملہ کرتی ہیں۔ جب بارش شروع ہوگی۔ تب اطالوی افواج غالباً جنگ ختم کر دیں گی۔ زخمیوں اور اموات کی وجہ سے رات اور دن لوگ اٹھتے چلاتے ہیں۔

زہریلی گیس کا استعمال

اطالوی ہوا بازوں نے بذریعہ بم [illegible] جو نہایت زہریلی گیس اور سانس کو بند کر دیتی ہے۔ اور جسم پر چھالے ڈال دیتی ہے بکثرت استعمال کی۔ اس سے کئی آدمی ہلاک۔ اور بیمار ہو گئے ہیں۔

فیروزپور میں احرار کانفرنس اور حکومت کا فرض

فیروزپور جو اس وقت تک فرقہ وارانہ فتنہ و فساد کی وبا سے محفوظ چلا آرہا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ اس کی سرزمین اس قسم کے فتنہ پردازوں کے وجود سے خالی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ یہاں افسر ایسے امن پسند اور معاملہ فہم لگتے رہے ہیں۔ کہ جب بھی کبھی کوئی فتنہ اٹھا۔ انہوں نے فوراً اسے دبا دیا مگر کچھ عرصہ سے احرار یہاں کی پُرامن فضا کو بھی مکدر کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ جب سے مذہبی ڈاکو نامی کتاب یہاں آئی ہے۔ اور پھر یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ان کا ایک تبلیغی جلسہ ہوا ہے اس وقت سے ہی جماعت احمدیہ فیروزپور کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ راہ چلتے احمدیوں کو مذہبی ڈاکو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سرکاری ڈیوٹی پر جاتے ہوئے معزز سرکاری ملازم احمدی احباب کو سخت گندی اور فحش گالیاں دی جاتی ہیں۔ جن کو کئی غیر احمدیوں نے خود اپنے کانوں سے سنا۔ اور گالیاں دینے والوں کو لعنت ملامت بھی کی۔ ہماری ایک احمدی بیوہ جو اکیلی اپنے مکان میں رہتی ہے۔ احراری غنڈے ہر صبح و شام اس کے مکان کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر بزرگان سلسلہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کا ایک مکان کرایہ کے لئے خالی ہے جب بھی وہ اس پر کرایہ کے لئے کوئی بورڈ لگاتے ہیں۔ احراری اسے اتار کر کہیں پھینک دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک عرصہ سے ہمارے خلاف ہر قسم کی فتنہ پردازیاں کر رہے ہیں۔

اب ان کی ایک اور فیروزپور ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس ۹، ۱۰ / اپریل ۱۹۳۶ء کو ہونے والی ہے۔ اس کے اشتہار سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی غرض سوائے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرنے اور دیہاتی لوگوں کو بھڑکانے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کر کے فتنہ و فساد کھڑا کرنے کے اور کچھ نہیں۔ مقامی ذمہ دار افسروں کا فرض ہے۔ کہ وہ احرار کو اپنی اس کانفرنس میں مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے خلاف اشتعال انگیزی اور بدزبانی کرنے سے روکنے کا انتظام کریں ورنہ خطرناک نتائج رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ (نامہ نگار)

اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام

فی زمانہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس وقت خود اچھوت اپنی موجودہ حالت سے نجات پانے کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں۔ مگر ضرورت ہے کہ اسلام کے نام لیوا ان کے پاس جائیں اور بتلائیں کہ ان کی موجودہ حالت کے کیا اسباب تھے اور اسلام قبول کرنے سے انہیں کس قسم کے دینی و دنیوی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ ان میں تبلیغ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ انہیں پہلے مندرجہ ذیل ہر سہ رسائل خود پڑھ لینے چاہئیں۔ نہ صرف خود بلکہ اچھوتوں کو بھی ان کے مضامین پڑھانے اور سنانے چاہئیں۔

(۱) اچھوتوں کی دردبھری کہانیاں۔ (۲) اچھوتوں کی حالت زار۔ (۳) وید شاستر اور اچھوت ادھار۔ یہ رسالے جس قدر مفید اور ضروری ہیں۔ ان کے متعلق فی الحال دو اچھوت لیڈروں کے ریویو ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

شری میاں تسبت رائے پریذیڈنٹ آل انڈیا آدھرم منڈل لائل پور

"میں نے ملک فضل حسین صاحب قادیان کے چند رسائل پڑھے ہیں۔ جن میں اچھوتوں کے خلاف جو ہندو شاستروں ویدوں میں زہر اگلا ہوا ہے۔ صاف صاف ان میں درج کیا گیا ہے۔ یہ رسائل قابل تعریف ہیں۔ ہاں جتنی ان کی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ ان ٹریکٹوں کو ہر ایک اچھوت منگوا کر پڑھے۔ اور اپنی حالت سے واقف ہو ...... میں ملک صاحب کی اس خدمت کا جو اچھوتوں کی آپ نے کی ہے۔ از حد شکرگذار ہوں"

شری بُت ٹھاکر چند جی پریذیڈنٹ اچھوت بورڈ جالندھر

"اچھوتوں کو خوشخبری" جناب ملک فضل حسین صاحب جی قادیان نے مندرجہ ذیل رسائل اپنی قلم سے لکھ کر شائع کئے ہیں۔ جن میں ویدوں، شاستروں، سمرتیوں کے حوالہ جات مفصل طور پر درج ہیں۔ اور وہ فتوے بھی جو اچھوتوں پر لگائے گئے ہیں۔ یہ رسائل خاص کر اچھوتوں کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اس لئے ہر ایک سجن جو اچھوتوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ ان رسالوں کو منگوا کر ضرور پڑھے۔ میرا خیال ہے کہ جو صاحب ان رسالوں میں سے ایک رسالہ بھی پڑھے گا۔ وہ ملک فضل حسین صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا"

یہی نہیں آئندہ اور بھی ریویو شائع کئے جائیں گے۔ لیکن یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ان رسائل کو خود اچھوت لیڈر بھی پسند کرتے ہیں۔ فی الحال یہی کافی ہیں۔

امید ہے کہ دوست ان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر اپنے اپنے ہاں کے اچھوتوں میں تقسیم کریں گے۔

قیمت فی حصہ ۳ر مگر یوم التبلیغ تک فی حصہ ۲ر میں دیا جائے گا۔ تھوڑی تعداد باقی ہے۔ اس لئے دوست جلد منگوا لیں۔

خاکسار:- مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کے لئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہونگے:۔

سائز ۹½ تا ۱۱ سادہ فی ۳ر، ۴ر، ۵ر، ۶ر
" ۸ تا ۹ " ۲ر، ۴ر، ۵ر، ۵ر
" ۸ تا ۹ ڈیزائن دار ۶ر
" ۹½ تا ۱۱ اُونی ۱۲ر
" ۸ تا ۹ " ۸ر

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا

جنرل مینیجر

نصف قیمت پر — نصف قیمت پر

ادویات متعلقہ امراض عورات و بچگان

امرت دھارا کے تینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

جن کو ماہ مارچ میں خط ڈال کر نصف قیمت پر منگوا سکتے ہیں

(جو اصحاب دوائی اب کوئی نہ منگوانا چاہیں وہ روپیہ جمع کرا دیں۔ پھر جب تک اُن کا روپیہ ختم نہ ہوگا۔ اُن کو وہی رعایت ملتی رہے گی)

ابلا رام رجسٹرڈ } کسی قسم کا پردر اکثرت حیض یا استحاضہ ہو۔ سُرخ۔ پیلا سفید اس سے دور ہوتا ہے۔ درد کمر سوم وگ وغیرہ کو نافع ہے۔ حیض کی بے قاعدگی دور ہوتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

پتالی رجسٹرڈ } حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا۔ اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دُور کر کے حیض کھولتی ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ آٹھ آنے۔

چھینی گولی رجسٹرڈ } بعض عورتوں کو اسطے پینے والی دوائی استعمال کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ان کے واسطے یہ گولیاں تیار کی گئی ہیں۔ جو حیض کو کھولنے اور درد وغیرہ کو دُور کرنے میں تقریباً ویسا ہی اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

کھاری بتی رجسٹرڈ } مدر حیض ادویہ کے ساتھ یہ فرزجہ بھی استعمال کرنے سے بہت مدد ملتی ہے اور جلدی حیض جاری ہوتا ہے۔ بتی اندر رکھی جاتی ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ۔

رتو سراوک رس } یہ بندش حیض کے لئے ایک رس ہے۔ اکثر تین چار دن کے اندر ہی حیض جاری ہو جاتا ہے۔ بوجہ گرم ہونے کے بادی و بلغمی مزاج کی عورتوں کو دینا چاہئے۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ۔

رتو سراوک طلسم } اگر کسی وجہ سے حیض یکدم بند ہو جائے۔ دو تین ماہ سے بند ہو یا کم ہو۔ اس دوائی کی چند گولیاں دینے سے اکثر ایک دن میں جاری ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ۔

کشتہ پوست بیضہ مرغ - جریان منی اور جریان الرحم دونوں کو نافع ہے۔ بعض عورتوں کو وقت خاص میں آتا ہے اسکے واسطے خاص ہے۔ پر مفید ہے۔ چند روز عورت کو کھلا دیں۔ بند ہو کر دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ ۶ ماشہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

میٹھا پھل رجسٹرڈ (حیرت انگیز ایجاد) } یہ ایک عجیب دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی دوائی ہے۔ حمل کے دو ماہ کے بعد تیسرے مہینے نا قابل بیان طاقت سے یہ ایسا کرتی ہے۔ کہ اس سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ چاہے حمل کے اندر لڑکی ہو یا لڑکا۔ جن کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے واسطے خاص طور پر نعمت خداوندی ہے۔ قیمت دس روپے۔

پرسوت بٹی } عورتوں کی وضع حمل کے بعد بد احتیاطیوں سے کبھی پرسوت کا مرض ہو جاتا ہے جس سے مدتوں تکلیف اٹھاتی رہتی ہیں۔ یہ گولیاں اس مرض کے واسطے اکسیر ہیں۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپیہ نمونہ چار گولی ۴ر

دیودار یادی کواتھ } پرسوت کے درد و دیگر رحم کی خرابیوں سے پیدا شدہ بخار پسینہ آنا۔ درد سر اور شول وغیرہ کو فائدہ مند ہے۔ رحم کی صفائی کرتا ہے۔ قیمت ۲۰ تولہ چار روپے۔

سوماوتی رجسٹرڈ } عورتوں کو جو سفید پانی آتا ہے جسکو لیکوریا۔ شوبت پردر۔ جریان الرحم۔ سیلان رطوبت وغیرہ کہتے ہیں۔ خواہ کسی قسم کا اور کسی درجہ کا ہو اس سے آرام آجاتا ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ صرف ۴ر

گربھ چنتامنی رس } حاملہ عورات کی تمام امراض۔ بخار۔ کھانسی۔ بدہضمی۔ جی متلانا۔ قے۔ اسہال۔ درد سر وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ گولی چار آنے۔

موتی پاک رجسٹرڈ } جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ ان کو جب حمل کا پتہ لگے اسوقت اس دوائی کو شروع کر کے اول تو کل زمانہ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جس میں حمل گرتا ہے۔ اس دوائی کو کھانا چاہئے۔ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت فی پاؤ دس روپے آدھ پاؤ پانچ روپے۔

دوائی بندش خون رجسٹرڈ } جب خون علاوہ حیض کے جاری ہو تو اس دوائی کے تین دن کے استعمال سے بند ہوگا۔ قیمت دو روپے نمونہ ۱۲ر

مون رنجن رجسٹرڈ دوائی اختناق الرحم } عورتوں کی مرض ہسٹریا کی مجرب دوائی ہے۔ قیمت ۴۴ گولی چار روپے نمونہ ۱۰ گولی ایک روپیہ۔

برہم پترس رجسٹرڈ (اٹھرا کی دوائی) } بعض عورتوں کی اولاد ہو کر مر جاتی ہے جس کو اٹھرا یا سوکھیا مسان کی مرض کہتے ہیں۔ اس کے استعمال سے ایشور کی کرپا سے بچہ زندہ رہتا ہے۔ قیمت سات سو گولی دس روپے۔ نمونہ ۵۰ گولی دو روپے آٹھ آنے۔

دایہ لائق رجسٹرڈ } یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے عورت بچہ باسانی جنتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

سکھ جنانی رجسٹرڈ } اس دوائی کے صرف کمر پر باندھنے سے بچہ باسانی پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (۶ ماہ تک جتنی بار چاہیں کام لے سکتے ہیں)

ابلا سکھ رجسٹرڈ } یہ دوائی عورتوں کے واسطے ٹانک ہے۔ جو عورتیں کمزور ہوں یا دن بدن بیمار ہیں۔ یا خواہش جماع دن بدن کم ہوتی جاوے یا پرسوت کی وجہ سے کوئی خرابی ہو۔ فائدہ کرے گی۔ قیمت ۴۰ گولی تین روپے نمونہ ۱۰ گولی ۱۲ر

ابلا نند رجسٹرڈ } اس کے بھی مندرجہ بالا اوصاف ہیں۔ اور گرم مزاجوں کے واسطے ہے۔ خوراک ۶ ماشہ قیمت چالیس خوراک تین روپے۔ نمونہ ۱۰ خوراک ۱۲ر

دودھلا رجسٹرڈ - اس کے دو ہفتہ کے استعمال سے ہی کافی دودھ پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰ تولہ ایک روپیہ

دودھ بجا رجسٹرڈ } کبھی خدانخواستہ ایسی ضرورت پڑتی ہے کہ دودھ سکھایا جائے۔ بعض اوقات دودھ چھڑانے کے وقت عورت کا دودھ زیادہ ہوتا ہے تو بھی ایسی دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکے لگانے سے دودھ پیدا نہیں ہوتا ہے اور کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

عزت رجسٹرڈ - چند یوم عورت کو کھلانے سے عورت کی نفسانی خواہش کو کم کرتی ہے۔ قیمت پوری دوائی دو روپے۔

خشکہ - رطوبت کو خشک کرتی ہے اور مضیق ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

گود بھری رجسٹرڈ } جبکہ مرد کی منی ٹھیک ہو بعد فراغت حیض یہ گولیاں عورت کو کھلائی جاتی ہیں اور ایک دوائی اندر رکھائی جاتی ہے۔ ۳-۴ ماہ کے اندر ایشور کی کرپا سے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ قیمت دونوں ادویات پانچ روپے۔

سپاری پاک - عورتوں کی امراض رحم، سفید رطوبت۔ کثرت حیض کو دور کر کے ان کو مضبوط و تندرست بناتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ آٹھ آنہ

کاشٹ رست بچوں کی امراض مثل بدہضمی دست بخار۔ کھانسی وغیرہ کو مفید ہے ہر بچوں والے گھر میں رکھنا چاہئے۔ قیمت ۸ر نمونہ ۴ر

پسلینی رجسٹرڈ دوائی ڈبہ الطفال } ڈبہ الطفال یعنی بچوں کی پسلی روگ کے واسطے یہ دوائی اکسیر ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ ۸ گولی ایک روپیہ۔

بال سکھ رجسٹرڈ } بچوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے۔ بدہضمی قبض۔ ڈائی ہیرے پیٹ و سوکھ کا آنا بخار کی شدت کی پیاس۔ بچے کا سوکھتے جانا۔ اور ہمیشہ بیمار رہنا سب دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ۔ ۳۲ گولی ۸ر نمونہ ۴ر

مشک بید رجسٹرڈ دوائی مرگی بچگان } یہ مرض اکثر بچوں کو ہوتی ہے۔ اس سے تھوڑے دنوں میں آرام آ جاتا ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ ۸ گولی ایک روپیہ

جلاب بچگان } بچوں کو اکثر امراض قبض سے شروع ہوتی ہیں۔ اگر مناسب نرم جلاب ایسی دیا جاوے جس سے کھلکر بلا تکلیف دست ہو جائے تو بڑی جلدی آرام آتا ہے۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی ۸ر نمونہ ۴ر

کالی دور رجسٹرڈ - بچوں کی کالی کھانسی کے واسطے یہ گولیاں بہت مفید ہیں چند دنوں کے اندر فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ۸ر

مہر سوب - بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کے واسطے اس دوائی کو گلے میں باندھنا چاہئے۔ قیمت ایک روپیہ

پھولو پھلو رجسٹرڈ (عجیب دوائی) } یہ سوکھیا مسان کی ایک عجیب دوائی ہے۔ اسکو صرف کمر پر ملا جاتا ہے اور وہاں سے باریک باریک کرم نکلتے ہیں۔ جو مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ تین دن کے اندر کرم نکل جاتے ہیں اور وہ بچہ جو دن بدن سوکھ رہا تھا اور ہڈیاں نظر آتی تھیں اب تر و تازہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

سوکھا ہرا رجسٹرڈ } اگر اس دوائی سے کرم نہ نکلیں اور پھر بچہ سوکھتا جاتا ہو۔ تب اس دوائی کو دینا چاہئے اگر کرم نکلیں تب بھی اس دوائی کو کھلانے سے بچے بہت جلد طاقت آجاتی ہے۔ یہ دوائی بچوں کے سوکھے ہرے کے واسطے اکسیر ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- "امرت دھارا" ۱۲۵ لاہور منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مغربی یورپ میں صورت حالات کے سلجھانے کے لئے جو تین تجاویز مرتب کی گئی ہیں۔ وہ لوکارنو نے متفقہ طور پر انہیں منظور کر لیا ہے ان میں سے پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ فرانس اور روس کے معاہدہ کے جواز کے فیصلہ کے لئے لیگ کی عدالت سے اپیل کی جائے۔ دوسرے یہ ایک غیر معاملی علاقہ ہونا چاہیئے۔ لیکن سرحد جرمنی کے علاقہ میں بین الاقوامی پولیس تعینات کی جائے۔ تیسرے یہ انگریزی اور فرانسیسی جنرل اسٹاف کے تعاون کے متعلق اتفاق کیا جائے۔

شیخوپورہ ۱۹ مارچ۔ شیخوپورہ کے نزدیک ایک ہوائی جہاز بجلی کی تاروں کے ساتھ ٹکرا کر زمین پر گر گیا۔ جہاز کو بہت نقصان پہنچا مگر راجہ فضل محمد خان جو جہاز چلا رہے تھے بچ گئے۔

جموں ۱۹ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ موضع کرناہ تحصیل اوڑی کے پاس، ایک پہاڑ سے برف کا ایک بہت بڑا تودہ پھسل پڑا۔ گیارہ اشخاص برف کے نیچے دب گئے۔ جن میں سے چھ زندہ نکال لئے گئے

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آج شام صدر بازار کی منڈی میں آگ لگ گئی۔ اس وقت تک سات دکانیں جل چکی ہیں۔ آگ ابھی تک بھڑک رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آگ ایک دیاسلائی کی دوکان سے شروع ہوئی۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ آج مجلس اقوام کی کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ جرمن نمائندہ نے فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ معاہدہ صریح طور پر جرمنی کی مخالفت کی غرض سے عمل میں لایا گیا ہے۔

نیویارک ۱۹ مارچ۔ امریکہ میں سیلاب کی وجہ سے شدید تباہی پھیل رہی ہے ۰۰ ۲ اشخاص سے زائد ہلاک ہو گئے۔ بہرحال صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ دریائے روہی میں ۲۵ فٹ تک پانی چڑھ گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ پنڈت نیل کنٹھ داس نے اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں اس سوال پر بحث کی جائے گی۔ کہ گورنمنٹ ہوڑہ پل کی تعمیر کے ٹھیکہ کے سلسلہ میں ہندوستان کی صنعتی اور اقتصادی مفاد کی حفاظت نہیں کر سکی۔

ناسک (بذریعہ ڈاک) جب پنڈت مالویہ ہندو اتحاد کے موضوع پر گوداوری کے کنارے ایک اجتماع میں تقریر کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف ہریجن سبھا جلسہ کر رہی تھی۔ جس میں انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ وہ ہندو مذہب کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کریں۔ اجتماع نے متفقہ طور پر ڈاکٹر امبیدکار کی تجویز تبدیلی مذہب کی تعریف کرتے ہوئے انہیں اپنی مدد کا یقین دلایا۔

مدراس ۱۹ مارچ۔ شہزادہ ارکاٹ نے خودکشی کر لی ہے۔ جیوری نے لاش کے معائنہ کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہزادہ کی موت خودکشی کے باعث ہوئی ہے۔

رنگون ۱۹ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برما میں طاعون کی وبا سے پچھلے مہینے کی ۵۴۷ اموات کے مقابلہ میں فروری ۱۹۳۶ء میں ۵۱۶ اموات ہوئیں۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ آج پنجاب کونسل کا ایک اجلاس انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا مسلمان دیہاتی عورتوں کے لئے ایک نشست کی تجویز منظور ہو گئی۔ جناب پیر اکبر علی صاحب ایم ایل سی نے تجویز پیش کی۔ کہ بڑے زمینداروں کے حلقوں میں رائے دہندگی کا حق ایسے تمام زمینداروں کو ہونا چاہئے۔ جو کم از کم دو سو پچاس روپیہ سالانہ مالیہ ادا کرتے ہوں۔ آپ نے کہا۔ کہ اس کمیٹی کی سفارشات کے مطابق حق رائے دہندگی پانسو روپے یا اس سے زیادہ مالیہ ادا کرنے والوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جو جمہوریت کے اصول کے خلاف ہے۔ یہ تجویز نامنظور ہوئی۔ آپ نے ایک اور تجویز پیش کی۔ کہ یونیورسٹی کے حلقے میں ہر ایک گریجوایٹ کو خواہ وہ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا ہو۔ حق رائے دہی ملنا چاہئے۔ آپ نے کہا۔ کہ حق رائے دہندگی کو صرف پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹوں میں سے بعض کے لئے مخصوص کرنا غلط ہے۔ سر فیروز خان نے اس تجویز کی حمایت کی۔ ہندو ممبران نے مخالفت کی تاہم تجویز منظور ہو گئی۔

جموں ۱۹ مارچ۔ کل کشمیر سٹیٹ اسمبلی نے ۲۲ آراء کی مخالفت اور ۲۴ آراء کی موافقت سے کریمینل لا ایجنٹ امینڈمنٹ بل پاس کر دیا۔ مسلمان ارکان بطور احتجاج واک آؤٹ کر گئے

لنڈن ۱۹ مارچ۔ اگرچہ فرانسیسی اور برطانوی نظریوں میں ابھی تک اختلاف موجود ہے۔ مگر فرانسیسی حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ دستخط کنندگان لوکارنو کی آج شب کی کانفرنس فیصلہ کن ہو گی۔ برطانیہ کی اس خواہش کی بنا پر کہ سرحد کے دونوں حصوں پر انتظامات ہونے چاہئیں۔ دونوں حکومتوں میں اختلاف ہے

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آج ریلوے بورڈ اور ریلوں کے ایجنٹوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ بغیر ٹکٹ سفر کی روک تھام کے لئے قانون بنانے پر غور کیا گیا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ لیگ کونسل کے کھلے اجلاس میں سائنیور گرانڈی نے جرمنی کے اقدام سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق اٹلی کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی اور کہا۔ کہ اگر تمام ممالک کے تحفظ کے لئے یکساں طریقے اختیار نہ کئے گئے۔ تو یورپ ایک مسلح کیمپ ہو گا

میرٹھ ۱۹ مارچ۔ کل گیارہ بجکر بیس منٹ دن قبل دوپہر، زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس کیا گیا جو چند سیکنڈ جاری رہا۔ لوگوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن کوئی نقصان جان نہیں ہوا

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے اگر اسمبلی میں فنانس بل میں ترمیم پوسٹ کارڈ کی قیمت گھٹا کر دو پیسے کرنے تک ہی محدود رہی۔ تو گورنمنٹ اس ترمیم کو منظور کرنے کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔ لیکن اگر ٹیکس پر محصول میں کسی قسم کی تخفیف پر زور دیا گیا تو بلا تامل خاص اختیارات کا استعمال کیا جائے گا اس لئے انڈیپنڈنٹ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ صرف پوسٹ کارڈ کی قیمت گھٹانے کی ترمیم پر ہی زور دے گی۔

ماسکو ۱۹ مارچ۔ سوویٹ گورنمنٹ کا حکم ہے۔ کہ ۱۸ سے ۴۵ سال کے ہر روسی باشندہ کو سال بھر میں چھ دن تک سڑکیں تیار کرنے کے لئے مفت کام کرنا پڑیگا۔ اس حکم کے ماتحت فی الحال ۵۰ لاکھ مزدور کام کریں گے۔

بمبئی ۱۹ مارچ۔ بمبئی کے گورنر نے یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے سر شاہنواز بھٹو کی جگہ آنریبل سر محمد علی خاں کو وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مقرر کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر بی ایس گپتا نے فنانس بل پر تقریر کرتے ہوئے لگان کی شرحوں میں کمی کرنے پر زور دیا۔ ڈاکٹر خان نے سرحد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سرحدی قبائل کو انگریزی تہذیب کی ضرورت نہیں۔ سر جیمز گرگ نے فنانس بل پر مخالفانہ تقاریر کا جواب دیا۔ اور تحریک پیش کی۔ کہ فنانس بل پر غور کیا جائے جو بغیر رائے شماری کے منظور ہو گئی۔

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر پی این سپرو کا ایک رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔ اس میں فجی گورنمنٹ کی اس سفارش کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے کہ فجی لیجسلیٹو کونسل میں ہندوستانیوں کو بذریعہ انتخاب لینے کی بجائے نامزد کیا جائے۔ ایوان کی تمام پارٹیوں نے اس رزولیوشن کی زبردست حمایت کی۔

امرتسر ۱۹ مارچ۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی